

حافظ ابو یحییٰ نور پوری

رسول اللہ ﷺ کا رشتہ اخوت

سیدنا علی رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی اور اسلام کے چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے کئی رشتے تھے۔ اسلام کا رشتہ سب رشتوں پر بھاری ہوتا ہے۔ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے اسلامی اخوت کا رشتہ بھی تھا، اس کے ساتھ ساتھ ایک طرف آپ رسول اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی، تو دوسری طرف داماد بھی تھے۔ یہ سارے ثابت شدہ رشتے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے باعث عزت و اعزاز ہیں اور ان کی فضیلت و منقبت کا باعث بھی ہیں۔

”ضعیف“ و من گھڑت روایات سے کسی کے فضائل کو ثابت کرنا علمی دیانت کے خلاف ہے۔ تمام صحابہ کرام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا اسلامی رشتہ اخوت موجود تھا، لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کے بعد رشتہ اخوت قائم کیا تھا۔ ان لوگوں کے دلائل کا علمی اور تحقیقی جائزہ ملاحظہ ہو؛

دلیل نمبر ① : سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے :

”رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے، اس حال میں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے صحابہ کے درمیان اخوت قائم کی ہے اور مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» .

”آپ دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔“

(سنن الترمذی: 3720، وقال: حسن)

تبصرہ :

اس کی سند سخت ”ضعیف“ ہے، کیونکہ:

① حکیم بن جبیر اسدی راوی ”ضعیف“ اور ”متروک“ ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام نسائی اور جمہور محدثین رحمہم اللہ

نے ”ضعیف“ کہا ہے۔

✽ امام دارقطنی رحمہ اللہ اسے ”متروک“ قرار دیتے ہیں۔ (السنن: 122/2)

✽ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهُوَ مَتْرُوكٌ، ضَعْفُهُ الْجُمْهُورُ.

”یہ متروک راوی ہے، جمہور ائمہ محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔“

(مجمع الزوائد: 320/5، 299/7)

✽ علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں:

ضَعْفُهُ الْجُمْهُورُ.

”جمہور ائمہ محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔“ (عمدة القاري: 95/11)

✽ مستدرک حاکم (14/3) میں جبیر بن جابر کی متابعت سالم بن ابو حفصہ

نے کر رکھی ہے۔ لیکن یہ جھوٹی سند ہے، کیونکہ اس میں اسحاق بن بشر کا بلی ”متروک“،

کذاب اور ”وضاع“ راوی موجود ہے۔

✽ اس کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهُوَ فِي عِدَادِ مَنْ يَضَعُ الْحَدِيثَ.

”اس کا شمار حدیث گھڑنے والوں میں ہوتا ہے۔“

(الکامل في ضعفاء الرجال: 342/1)

② جمع بن عمیر جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔

دلیل نمبر ② : سیدنا زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے نبی کریم ﷺ

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مابین یہ مکالمہ ہوا:

فَقَالَ: «وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخْرُتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي، فَأَنْتَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَوَارِثِي»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَرِثُ مِنْكَ؟ قَالَ: «مَا أَوْرَثَ الْأَنْبِيَاءُ»، قَالَ: وَمَا أَوْرَثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكَ؟ قَالَ: «كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ مَعِيَ، فِي قَصْرِي، فِي الْجَنَّةِ، مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَرَفِيقِي»، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ: ﴿إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ (الحجر 15 : 47)، الْأَخِلَاءُ فِي اللَّهِ، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ.

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے آپ کو صرف اپنی ذات کے لئے پیچھے رکھا ہے۔ آپ کی میرے نزدیک وہی قدر و منزلت ہے، جو ہارون کی موسیٰ (علیہ السلام) کے نزدیک تھی۔ آپ میرے وارث ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کی وراثت میں کیا حاصل کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو انبیا کی وراثت میں ہوتا ہے؟

عرض کیا: آپ سے پہلے انبیا کی وراثت میں کیا تھا؟ فرمایا: کتاب اللہ اور انبیاء کرام کی سنت۔ آپ جنت میں میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ میرے محل میں ہوں گے۔ آپ میرے رفیق ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ﴾ (الحجر 15 : 47) (وہ بھائیوں کی طرح ہوں گے اور ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے)۔ اللہ تعالیٰ کے لئے دلی دوستی رکھنے والے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔“

تاریخ ابن ابی خیشمة: 2/673، ت: 2824، المعجم الكبير للطبراني: 5/220،

تاریخ دمشق لابن عساکر: 42/52)

تبصرہ :

یہ باطل روایت ہے، کیونکہ:

① عبدالمومن بن عباد عبدی راوی کے بارے میں:

✽ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

”یہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔“ (التاریخ الكبير: 6/117)

✽ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے اس پر ”ضعیف“ کا حکم لگایا ہے۔

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 6/66)

✽ امام عقیلی رحمہ اللہ نے اس کی ایک روایت کو کمزور کہا ہے۔

(الضعفاء الكبير: 3/91)

✽ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَذَكَرَهُ السَّاجِي، وَابْنُ الْجَارُودِ فِي الضَّعْفَاءِ .

”اس کو امام ساجی اور امام ابن جارود نے ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے۔“

(لسان المیزان: 75/4)

سوائے امام ابن حبان (الثقات: 417/8) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

② یزید بن معن کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ اس میں ”رجل مبہم“ بھی موجود ہے۔

✽ تاریخ کبیر (386/3) کی سند میں ابراہیم بن بشر ازدی اور یحییٰ بن معین

مدنی دونوں ”مجہول“ ہیں۔ (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 90/2)

نیز سعد بن شریحیل کی توثیق مطلوب ہے۔

✽ اس روایت کے بارے میں حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”إِنَّ فِي إِسْنَادِهِ ضَعْفًا .“ ”بلاشبہ اس کی سند میں ضعف ہے۔“

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب: 159/1)

✽ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَقَالَ ابْنُ السَّكَنِ: رَوَى حَدِيثُهُ مِنْ ثَلَاثِ طُرُقٍ؛ لَيْسَ فِيهَا مَا يَصِحُّ.

”امام ابن سکن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو تین سندوں سے بیان کیا گیا

ہے، مگر ان میں کوئی بھی صحیح نہیں۔“ (الإصابة في تمييز الصحابة: 489/2)

✽ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهَذَا إِسْنَادٌ مَّجْهُولٌ، لَا يَتَّبَعُ عَلَيْهِ، وَلَا يُعْرَفُ سَمَاعُ بَعْضِهِمْ

مِّنْ بَعْضٍ، رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، عَنِ النَّبِيِّ، وَلَا أَصْلَ لَهُ.

”اس سند کے راوی مجہول ہیں، نیز یہ روایت منکر ہے۔ اس کے راویوں کا ایک دوسرے سے سماع بھی معروف نہیں۔ بعض نے اس کو عن اسماعیل بن خالد عن عبد اللہ بن ابی اوفی عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے، مگر یہ بے اصل ہے۔“ (التاریخ الصغير: 1/250، 251)

✽ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثٌ مُشْتَرِكٌ، وَهُوَ مُنْكَرٌ جَدًّا.

”اس حدیث کا متن مشترک ہے، لیکن یہ سخت منکر ہے۔“

(سير أعلام النبلاء: 141/1)

مزید لکھتے ہیں: زَيْدٌ؛ لَا يُعْرَفُ إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ

الْمَوْضُوعِ، وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ

الدَّارِعِ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، فَسَقَطَ مِنْهُ [عَنْ رَجُلٍ].

”زید نامی راوی غیر معروف ہے۔ صرف اسی من گھڑت روایت میں اس کا

ذکر ہے۔ اس کو امام طبری رحمہ اللہ نے حسین دارع سے، عبد المؤمن کے واسطے

کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس سے [عن رجل] کے الفاظ گر گئے ہیں۔“

(سير أعلام النبلاء: 142/1، 143)

✽ حافظ یثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ، وَفِي إِسْنَادِهِمَا مَنْ لَمْ أَعْرِفْهُمْ.

”اس روایت کو امام طبرانی اور امام بزار نے بیان کیا ہے۔ ان دونوں کی سند

میں ایسے راوی موجود ہیں، جن کو میں نہیں پہچانتا۔ (مجمع الزوائد: 155/9)

دلیل نمبر ③ : سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول

اکرم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي». ”آپ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔“

(مسند الإمام أحمد: 230/1)

تبصرہ :

اس کی سند ”ضعیف“ ہے، کیونکہ:

① حجاج بن ارطاة راوی جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ اور ”مدلس“ ہے۔

✽ تاریخ دمشق (53/42) میں حجاج کی متابعت شعبہ نے کر رکھی ہے۔

② اس میں حکم بن عتیہ کی ”تدلیس“ بھی موجود ہے۔ حکم نے مقسم سے صرف

چار، پانچ حدیثیں سنی ہیں اور یہ روایت ان میں سے نہیں ہے، لہذا یہ ”منقطع“ ہے۔

دلیل نمبر ④ : سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

بَيْنَمَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ الْمَدِينَةِ،

وَهُوَ يَطْلُبُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذْ انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطٍ، فَنَظَرْنَا

فِيهِ، فَنَظَرَ إِلَى عَلِيٍّ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْأَرْضِ، وَقَدْ أَغْبَرَ، فَقَالَ:

«لَا أَلُومُ النَّاسَ يُكُونُكَ أَبَا تُرَابٍ»، فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَغْيَرُ

وَجْهَهُ، وَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «أَلَا أَرْضِيكَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ:

بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «أَنْتَ أَخِي، وَوَزِيرِي، تَقْضِي

دِينِي، وَتُنَجِّزُ مَوْعِدِي، وَتُبْرِئُ ذِمَّتِي، فَمَنْ أَحَبَّكَ فِي حَيَاةٍ مِّنِّي؛ فَقَدْ قَضَىٰ نَحْبَهُ، وَمَنْ أَحَبَّكَ فِي حَيَاةٍ مِّنْكَ بَعْدِي؛ خَتَمَ اللَّهُ لَهُ بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَمَنْ أَحَبَّكَ بَعْدِي، وَلَمْ يَرْكَ؛ خَتَمَ اللَّهُ لَهُ بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَأَمَّنَهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَبْغِضُكَ يَا عَلِيُّ؛ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، يُحَاسِبُهُ اللَّهُ بِمَا عَمِلَ فِي الْإِسْلَامِ».

”میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک سائے والی جگہ میں تھا، آپ ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تلاش فرما رہے تھے۔ اچانک ہم ایک باغ میں رکے، تو وہاں آپ ﷺ نے دیکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ زمین پر سوئے ہوئے تھے۔ ان کی حالت غبار آلود تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان لوگوں کو ملامت نہیں کروں گا، جو آپ کو ابواب کی کنیت سے پکارتے ہیں۔ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کے چہرے کا رنگ بدل چکا تھا۔ ان پر نبی کریم ﷺ کی یہ بات بڑی گراں گزری تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی! کیا میں تجھ کو خوش نہ کروں؟ کہا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: علی! آپ میرے بھائی، وزیر، میرے قرض کو ادا کرنے والے، میرے وعدوں کو پورا کرنے والے اور میری ذمہ داری کو نبھانے والے ہیں۔ جو شخص میری زندگی میں آپ سے محبت کرے گا، وہ اپنا مقصد پالے گا اور جو شخص میرے بعد آپ کی زندگی میں آپ سے محبت کرے گا، اللہ رب العزت اس کے لیے امن و ایمان کے

فیصلہ فرمائیں گے۔ اسی طرح جو شخص میرے بعد آپ سے محبت کرے گا اور آپ کو دیکھ نہیں سکے گا، اللہ رب العزت اس کے لیے امن و ایمان کا فیصلہ فرما دیں گے اور میدان محشر میں بھی اس کو امن عطا فرمائیں گے۔ لیکن جس شخص کو اس حال میں موت آئی کہ وہ آپ سے بغض رکھتا ہو، وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ان اعمال کا حساب لیں گے، جو اس نے حالت اسلام میں کیے ہوں گے۔ (المعجم الكبير للطبراني: 420/12)

تبصرہ :

سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ناراض ہو گئے، یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر جھوٹا الزام ہے۔ یہ سخت ”ضعیف“ روایت ہے، کیونکہ :

① لیث بن ابوسلیم جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ اور حافظے کی خرابی میں مبتلا تھا۔

② عبد اللہ بن محمد طہوی راوی ”مجهول“ ہے۔

* حافظ یثیمی رضی اللہ عنہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں :

وَفِيهِ مَنْ لَمْ أَعْرِفْهُ .

”اس روایت کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کو میں نہیں پہچانتا۔“

(مجمع الزوائد: 121/9)

دلیل نمبر ⑤ : سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے :

طَلَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَنِي فِي جَدُولٍ نَائِمًا، فَقَالَ: «قُمْ، مَا أَلَوْمُ النَّاسَ يُسْمُونَكَ أَبَا تُرَابٍ»، قَالَ :

فَرَأَى كَأَنِّي وَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ : «قُمْ، فَوَاللَّهِ
لَأَرْضِيَنَّكَ، أَنْتَ أَخِي، وَأَبُو وَلَدِي، تُقَاتِلُ عَنْ سُنَّتِي،
وَتُبْرِئُ ذِمَّتِي، مَنْ مَاتَ فِي عَهْدِي؛ فَهُوَ كَنْزُ اللَّهِ، وَمَنْ
مَاتَ فِي عَهْدِكَ؛ فَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ، وَمَنْ مَاتَ يُحِبُّكَ بَعْدَ
مَوْتِكَ؛ خَتَمَ اللَّهُ لَهُ بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ
غَرَبَتْ، وَمَنْ مَاتَ يُبْغِضُكَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَحُوسِبَ
بِمَا عَمِلَ فِي الْإِسْلَامِ».

”رسول اللہ ﷺ نے مجھے تلاش کیا اور مجھے ایک نالے میں سویا ہوا پایا،
آپ ﷺ نے فرمایا: اُٹھیے، میں ان لوگوں کو ملامت نہیں کروں گا، جو آپ کو
ابوتراب کے نام سے پکارتے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ
نے دیکھا کہ میں نے اس بات کو محسوس کیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُٹھیے،
اللہ کی قسم! میں آپ کو ضرور خوش کروں گا۔ آپ میرے بھائی ہو، میرے
نواسوں کے باپ ہو، میری سنت کیلئے لڑتے ہو، میرے ذمہ کی چیزوں کو ادا
کرو گے، جو شخص بھی میری وفاداری پر مرتا ہے، وہ اللہ کے خزانوں میں ہوگا۔
اے علی! جو شخص آپ کی وفاداری میں مرے گا، وہ اپنا مقصد پالے گا اور جو
آپ سے محبت کرتے ہوئے مرے گا، اللہ اس کے لیے تاقیامت امن و
ایمان کا فیصلہ کرے گا۔ جو شخص آپ کے ساتھ بغض کی حالت میں مر گیا، وہ
جاہلیت کی موت مرے گا۔ اس کے اسلام میں کیے گئے اعمال کا حساب ہو

گا۔ (مسند أبي يعلى : 528)

تبصرہ :

یہ سند ”ضعیف“ ہے، کیونکہ :

- ① عبد المؤمن راوی کون ہے؟ اس کا تعین اور توثیق درکار ہے۔
- ② سوید بن سعید حدیثی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
صَدُوقٌ فِي نَفْسِهِ؛ إِلَّا أَنَّهُ عَمِي، فَصَارَ يَتَلَقَّنُ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهِ .

”یہ صدوق راوی تھا، مگر جب ناپید ہوا تو تلقین قبول کر لیتا تھا۔“

(تقریب التہذیب : 2690)

دلیل نمبر ⑥ : سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان سے فرمایا :

”يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي، وَصَاحِبِي، وَرَفِيقِي، فِي الْجَنَّةِ“ .

”علی! آپ میرے بھائی اور ساتھی ہیں، نیز جنت میں میرے دوست ہیں۔“

(تاریخ بغداد للخطیب : 268/12، تاریخ دمشق لابن عساکر : 61/42)

تبصرہ :

یہ جھوٹی روایت ہے، کیونکہ :

- ① عثمان بن عبد الرحمن وقاصی باتفاق محدثین ”ضعیف“ اور ”مترک“ ہے۔
- ② حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : مُتَّفَقٌ عَلَى تَرْكِهِ .

”اس کے متروک الحدیث ہونے پر محدثین کرام کا اتفاق ہے۔“

(سیر أعلام النبلاء: 167/1، تاریخ الإسلام: 594/1)

② عمران بن سوار بغدادی کی توثیق درکار ہے۔

③ علی بن حسین نے اپنے دادا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

دلیل نمبر ④ : رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے کہ آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ

سے فرمایا: «أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ».

”آپ میرے بھائی اور میں آپ کا بھائی ہوں۔“

(تاریخ دمشق لابن عساكر: 18/42)

تبصرہ :

یہ سخت ”ضعیف“ روایت ہے، کیونکہ:

① حفص بن جمیع کو فی راوی ”ضعیف“ ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر: 1401)

② سماک بن حرب راوی کا آخری عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔

③ عمر بن عبید اللہ تمیمی کی سوائے امام ابن حبان (الثقات: 117/7) کے کسی

نے توثیق نہیں کی، لہذا یہ ”مجهول الحال“ ہے۔

دلیل نمبر ⑤ : سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ انہوں نے رسول

کریم ﷺ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

«أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ».

”آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔“



(تاریخ دمشق للحافظ ابن عساكر: 52/42)

تبصرہ :

یہ باطل سند ہے، کیونکہ:

- ① اس کا راوی عمرو بن ابو مقدم بن ثابت ”ضعیف“ اور ”متروک“ ہے۔
- ② اسے امام عبد اللہ بن مبارک، امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام دارقطنی، امام ابو حاتم رازی، امام ابو زرہ رازی، امام نسائی اور امام ابن عدی رحمہم اللہ نے ”ضعیف“ اور ”متروک“ قرار دیا ہے۔

② حسن بن حسین عربی راوی مجروح ہے۔

③ عمر بن حسن قاضی بھی نری مصیبت ہے۔

④ حسن بصری ”مذلس“ ہیں۔

دلیل نمبر ⑨ : سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے منسوب ہے کہ انہوں نے

رسول اللہ ﷺ کو سیدنا علی سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

«أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ». ”آپ میرے اور میں آپ کا بھائی

ہوں۔“ (تاریخ دمشق لابن عساكر: 52/42)

تبصرہ :

یہ بھی گھڑنٹل ہے، کیونکہ مطر بن میمون محارب ”متروک“ اور ”وضاع“ ہے۔

② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ”متروک“ کہا ہے۔

(تقریب التہذیب: 6703)

② امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُرَوِّي عَنْ أَنَسٍ مَّا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهِ، فِي فَضْلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرِهِ، لَا تَحِلُّ الرِّوَايَةُ عَنْهُ.

”یہ راوی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ وغیرہ کی فضیلت میں وہ روایتیں بیان کرتا تھا، جو انہوں نے بیان ہی نہیں کیں۔ اس سے روایت لینا حرام ہے۔“ (المجروحین: 5/3)

✽ اس حدیث کو حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (الموضوعات: 347/1) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال: 127/4) نے ”موضوع“ (من گھڑت) کہا ہے۔

دلیل نمبر ⑩: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَقُولُ كَمَا قَالَ أَخِي مُوسَى: ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي﴾، ﴿وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي﴾ عَلِيًّا أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي».

”میں اسی طرح کہتا ہوں، جیسے میرے بھائی موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تھا کہ میرے رب، مجھے شرح صدر عطا فرما، میرے لئے میرا کام آسان فرما، میرے گھر والوں میں سے میرا کوئی وزیر بنا، میرے بھائی علی کے ذریعے مجھے قوت عطا فرما۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 52/42)

تبصرہ:

یہ ”ضعیف“ روایت ہے، کیونکہ:

① حصین بن یزید ثعلبی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے ”فیہ نظر“ کہا ہے۔

(التاریخ الكبير: 7/3)

سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات: 158/4) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی، لہذا یہ ”مجهول الحال“ ہے۔

② احمد بن عبد الملک اودی کی توثیق چاہئے۔

دلیل نمبر ⑪ : محدوج بن زید ذہلی سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَخَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ؛ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَوَضَعَهَا عَلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي».

”جب رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان اخوت قائم کی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے مبارک پر رکھا، پھر فرمایا: علی، آپ میرے بھائی ہیں۔“ (تاریخ دمشق لابن عساکر: 53/42)

تبصرہ :

یہ جھوٹی روایت ہے، کیونکہ:

- ① سعد بن طریف اسکاف ”متروک“ اور ”وضاع“ راوی ہے۔
- ② یحییٰ بن عبد الحمید حمانی جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔
- ③ قیس بن ربیع جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔
- ④ عطیہ عوفی جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔
- ⑤ محدوج بن زید کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے۔

دلیل نمبر ۱۲ : سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

لَمَّا أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّاسِ أَخِي
بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ .

”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان اخوت قائم کی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ
کو اپنا بھائی بنایا۔“ (تاریخ دمشق لابن عساکر: 51/42)

تبصرہ :

یہ صریح جھوٹ ہے، کیونکہ:

① ایوب بن مدرک حنفی ”متروک“ اور کذاب راوی ہے۔

② امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رَوَى أَيُّوبُ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ مَكْحُولٍ بِنُسخَةٍ مَوْضُوعَةٍ، وَلَمْ يَرَهُ .

”ایوب بن مدرک نے امام مکحول سے ایک من گھڑت نسخہ روایت کیا ہے،
حالانکہ ان کو دیکھا تک نہیں۔“

(میزان الاعتدال للذهبي: 293/1، لسان الميزان لابن حجر: 488/1)

اس کے حق میں ادنیٰ کلمہ توثیق ثابت نہیں۔

② علاء بن عمرو حنفی بھی جھوٹی حدیثیں گھڑنے کا ماہر تھا۔

③ مکحول کا سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سماع بھی نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۱۳ : سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے متعلق کہا:

وَاللّٰهُ اِنِّىْ لَآخُوهُ وَوَلِيُّهُ وَابْنُ عَمِّهِ .

”اللہ کی قسم، میں آپ کا بھائی، وارث اور پچا زاد ہوں۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 56/42)

تبصرہ :

یہ سند ”ضعیف“ ہے، کیونکہ سماک بن حرب اگرچہ محدثین کے نزدیک ”حسن الحدیث“ ہے، لیکن عکرمہ سے اس کی روایت ”مضطرب“ ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

صَدُوْقٌ، وَرَوَايَتُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ خَاصَّةً مُّضْطَرِبَةٌ، وَقَدْ تَغَيَّرَ بِآخِرِهِ، فَكَانَ رَبَّمَا يُلْقَنُ .

”یہ سچا راوی تھا، البتہ صرف عکرمہ سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔ عمر

کے آخری حصے میں اس کے حافظے میں بگاڑ آ گیا تھا اور بسا اوقات تلقین قبول

کر لیتا تھا۔“ (تقریب التہذیب: 2624)

دلیل نمبر ۱۴ : سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انہیں دس باتیں فرمائیں، ان میں سے ایک یہ ہے :

«يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» .

”اے علی! آپ دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔“ (أمالی الشجرى: 141/1)

تبصرہ :

یہ جھوٹی روایت ہے، کیونکہ نصر بن مزاحم کوئی ”متروک“ اور کذاب ہے۔

(دیکھیں: لسان المیزان لابن حجر: 267/8، بتحقیق أبی غدة)

نیز اس میں بہت سارے راویوں کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

دلیل نمبر ۱۵ : سیدنا علی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكَ عَلِيًّا، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَيْتَ بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكَتَنِي؟ قَالَ: «وَلِمَ تَرَانِي تَرَكَتُكَ؟ إِنَّمَا تَرَكَتُكَ لِنَفْسِي، أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ، فَإِنْ ذَاكَرَكَ أَحَدٌ، فَقُلْ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، وَلَا يَدَّعِيهَا أَحَدٌ بَعْدَكَ إِلَّا كَذَّابٌ».

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے مابین بھائی چارہ قائم کیا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے سب لوگوں کے درمیان اخوت قائم کر دی، مگر مجھے چھوڑ دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے ایسا کیوں خیال کیا کہ میں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ میں نے تو آپ کو اپنی ذات کے لئے چھوڑا تھا، آپ میرے بھائی اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ اگر کوئی آپ اس بات کا تذکرہ کرے، تو یوں کہا کریں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔ آپ کے بعد کوئی جھوٹا ہی اس بات کا دعویٰ کرے گا (کہ وہ اللہ کے رسول کا بھائی ہے)۔“

(الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: 66/6)

تبصرہ :

یہ سخت ”ضعیف“ سند ہے، کیونکہ اس کا راوی عمر بن عبد اللہ بن یعلیٰ ”ضعیف“ ہے۔
 نقاد محدثین، جیسے امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم رازی،
 امام ابو زرعہ رازی، امام بخاری، امام نسائی، امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ نے اسے
 ”ضعیف“ و مجروح قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ”متروک“ قرار دیا ہے۔

(الضعفاء والمتروكون: 376)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مُنْكَرُ الرَّوَايَةِ عَنْ أَبِيهِ .

”اس کے باپ سے اس کی روایات منکر ہیں۔“ (المجروحون: 91/2)

یہ روایت بھی اس نے اپنے باپ سے بیان کی ہے۔

نیز امام ابن عدی رحمہ اللہ کے استاذ روح بن عبد الجبیب بلدی کے حالات زندگی بھی نہیں
 مل سکے۔

دلیل نمبر ۱۶ : سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاحِي بَيْنَ أَصْحَابِهِ،
 فَقَالَ: «عَلِيٌّ أَخِي، وَأَنَا أَخُوهُ، وَأُحِبُّهُ» .

”جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کے مابین اخوت قائم کی، تو فرمایا:

علی میرے بھائی ہیں اور ان کا بھائی۔ نیز میں ان کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔“

(الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: 132/7)

تبصرہ :

یہ سخت ترین ”ضعیف“ روایت ہے، کیونکہ اس کا راوی ہیاج بن بسطام ہروی جمہور

محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔

اس کو امام یحییٰ بن معین، امام نسائی، امام ابو حاتم رازی، امام ابن حبان اور امام ابن عدی رحمہم اللہ وغیرہ نے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ، رَوَى عَنْهُ ابْنُهُ خَالِدٌ مُنْكَرَاتٍ شَدِيدَةً.

”یہ ضعیف راوی ہے، اس سے اس کے بیٹے خالد نے شدید منکر روایات بیان

کی ہیں۔“ (تقریب التہذیب: 7300)

دلیل نمبر ۱۶: سیدنا ابو طفیل رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

لَمَّا احْتَضَرَ عُمَرُ؛ جَعَلَهَا شُورَى بَيْنَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ، وَطَلْحَةَ،
وَالزُّبَيْرِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدٍ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ:
أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ، هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ أَخَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، إِذْ أَخَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، غَيْرِي، قَالُوا:
اللَّهُمَّ، لَا.

”جب سیدنا عمر رحمہ اللہ نے اپنی وفات کے قریب خلیفہ نامزد کرنے کے لیے سیدنا علی، سیدنا عثمان، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمن بن عوف اور سیدنا سعد رحمہم اللہ پر مشتمل افراد کی مجلس شوریٰ قائم کی، تو سیدنا علی رحمہ اللہ نے ارکان شوریٰ سے فرمایا: میں تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، تو کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے، جس سے رسول اللہ نے اخوت قائم کی ہو؟ ان سب سے

جواب دیا: اللہ گواہ ہے، آپ کے علاوہ کوئی ایسا نہیں۔“

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب لابن عبد البر: 1/338)

تبصرہ :

یہ جھوٹی کہانی ہے، کیونکہ:

① ابو جارد و زیاد بن منذر کذاب، ”متروک“ اور رافضی ہے۔

② امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كَذَّابٌ، عَدُوُّ اللَّهِ، لَيْسَ يُسَاوِي فَلَسًا.

”یہ اللہ کا دشمن جھوٹا ہے، کھوٹے سگے کے برابر بھی نہیں ہے۔“

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدي: 3/189، وسنده حسن)

③ سعید بن محمد ازدی کی توثیق درکار ہے۔

④ اسحاق بن ابراہیم ازدی کی محدثین سے توثیق ثابت کی جائے۔

دلیل نمبر ①۸ : سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ انہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: «أَنْتَ أَخِي».

”آپ میرے بھائی ہیں۔“ (الضعفاء الكبير للعقيلي: 2/179)

تبصرہ :

یہ باطل روایت ہے، کیونکہ:

① مالک بن عطیہ جہنی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

② حسن بن محبوب بن وہب زراذکی محدثین سے توثیق ثابت کی جائے۔

③ امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ؛ لَا يَتَّصِلُ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ .
 ”ابو جعفر محمد بن علی کی سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت متصل نہیں ہوتی۔“

(الضعفاء الكبير للعقيلي: 179/2)

اس روایت میں ایک اور خرابی بھی ہے۔

دلیل نمبر ۱۹ : سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ وہ کعبہ کے ساتھ

ٹیک لگائے فرما رہے تھے:

أَيُّهَا النَّاسُ، اسْتَوُوا، أَحَدْتُكُمْ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَلِمَاتٍ؛ لَوْ تَكُونُ لِي إِحْدَاهُنَّ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اعْنَهُ...، فَإِنَّهُ عَبْدُكَ وَأَخُو رَسُولِكَ».

”لوگو! سیدھے ہو جاؤ، میں تمہیں وہ حدیث بیان کرتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، آپ ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو چند کلمات فرما رہے تھے، ان میں سے ایک کا بھی میرے حصے میں آ جانا میرے لئے دینا و ما فیہا سے بہتر ہوتا۔ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ! ان کی نصرت فرما۔۔۔ یقیناً یہ تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی ہیں۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 54/42)

تبصرہ :

یہ ضعیف اور غیر ثابت اثر ہے، کیونکہ:

① امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا کسی صحابی سے سماع نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو طبقہ سادسہ میں ذکر کیا ہے۔ اس طبقے کے راویوں کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔

② جعفر بن ابراہیم جعفری ”مجهول الحال“ راوی کے بارے میں امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يُعْتَبَرُ بِحَدِيثِهِ مِنْ غَيْرِ رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ .

”اس کی اس حدیث کو متابعات و شواہد میں ذکر کیا جائے گا، جو اس نے اپنے والد سے بیان نہ کی ہو۔“

(لسان المیزان لابن حجر: 106/2، الثقات لابن حبان: 160/8)

③ اس سند میں بہت سارے راویوں کی توثیق نہیں مل سکی۔

✽ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَحَادِيثَ الْمُوَاخَاةِ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ بَعْضُهُمْ مَعَ بَعْضٍ،
وَالْأَنْصَارِ بَعْضُهُمْ مَعَ بَعْضٍ، كُلُّهَا كَذِبٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَاخِ عَلِيًّا، وَلَا أَخِي بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَا
بَيْنَ مُهَاجِرِيٍّ وَمُهَاجِرِيٍّ، لَكِنْ أَخِي بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ، كَمَا أَخِي بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ
الرَّيِّعِ، وَبَيْنَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَبَيْنَ عَلِيٍّ
وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ.

”مہاجرین کی آپس میں اور انصار کی آپس میں مواخات کے متعلق تمام احادیث جھوٹی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے نہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مواخات قائم کی، نہ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ۔ آپ ﷺ نے کسی مہاجر کا مہاجر سے بھائی چارہ قائم نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے تو مہاجرین اور انصار کے مابین مواخات قائم کی تھی، جیسا کہ سیدنا عبدالرحمن بن عوف اور سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے مابین، سیدنا سلمان فارسی اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہما کے مابین اور سیدنا علی اور سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما کے مابین بھائی چارہ قائم کیا تھا۔“

(منہاج السنّة النبویّة: 279/7)

خلاصہ التحقیق :

رسول اللہ ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسلامی اخوت کا رشتہ تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص اخوت کے بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں۔ رہیں وہ احادیث جن میں ہجرت کے بعد نبی کریم ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مواخات کرنے کا ذکر ہے، تو وہ ساری کی ساری ”ضعیف“ اور ناقابل حجت ہیں۔ اگر کسی کے پاس ایسی کوئی ایک روایت بھی ”حسن“ یا ”صحیح“ سند کے ساتھ موجود ہو، تو وہ پیش کرے، ہم اس کا اصولِ محدثین کے مطابق جائزہ لیں گے۔ ہمارے علم کے مطابق اس حوالے سے ایک بھی روایت اصولِ محدثین کی روشنی میں پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

البتہ نبی اکرم ﷺ نے خصوصی طور پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی کہا ہے، جیسا کہ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ

أَخِي وَصَاحِبِي».

”اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا، تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور دوست ہیں۔“

(صحیح البخاری: 3656، صحیح مسلم: 2383، عن عبد اللہ بن مسعود)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي؛ لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامَ وَمَوَدَّتَهُ».

”لوگوں میں سے مجھ پر صحبت اور مال میں سب سے زیادہ احسان کرنے والے شخص ابوبکر ہیں۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو خلیل بناتا، تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور محبت و مودت ہی کافی ہے۔“

(صحیح البخاری: 3654، صحیح مسلم: 2382)

سیدہ خولہ بنت حکیم نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عائشہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ابوبکر کی بیٹی ہے۔ رشتہ کیسے ہوگا؟ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خولہ سے کہا کہ ابوبکر کو کہیں:

«أَنْتَ أَخِي فِي الْإِسْلَامِ، وَأَنَا أَخُوكَ، وَابْنَتُكَ تَصْلُحُ لِي».

”آپ میرے اسلامی بھائی ہیں اور میں آپ کا، لیکن آپ کی بیٹی میرے (نکاح کے) لیے جائز ہے۔“

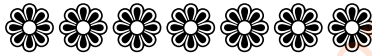
تب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدہ عائشہ کا نکاح کر دیا۔

(المعجم الكبير للطبراني: 23/23، ح: 57، وسنده حسن)

حافظ پیشمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَرَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ؛ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ،
وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ.

”اس کے سارے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں، سوائے محمد بن عمرو بن علقمہ
کے اور وہ حسن الحدیث ہیں۔“ (مجمع الزوائد: 225/9)



خوشخبری

کچھ عرصہ تک بعض مسائل کی بنا پر ماہنامہ السنۃ چھ ماہ کے مجموعے کی صورت میں
شائع ہوتا رہا ہے، لیکن اب قارئین کرام کے لیے یہ خوشخبری ہے کہ ان کا محبوب رسالہ اللہ
کے فضل اور اس کی توفیق سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوگا۔

یہ علمی و تحقیقی کاوش محض رضائے الہی کے لیے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی
جاتی ہے۔ تمام اہل ذوق سے درخواست ہے کہ وہ خود بھی اس سے مستفید ہوں اور جہاں
تک ممکن ہو، دوسروں کو بھی اس سے استفادے کی دعوت دیں۔

ہماری دعوت پر اگر کوئی ایک بھی شخص قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر راہ
ہدایت پا جاتا ہے، تو یہ ہمارے لیے بہت بڑی خوش نصیبی کی بات ہے۔

